اَعوذُبِاللّٰہ مِنَ الشَّیُطان الرَّجِیم
بِسُمِ اللّٰہِ الرَّحُمٰنِ الرَّحِیُم

وَمَالنَا لا نُومِنُ باللّٰہِ وَمَا جَاءَ نا مِنَ الحقِّ ہ
اور ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اللہ پر اور ہر چیز پر جو اللہ کی طرف سے آئے ایمان لائیں

# اطاعتِ رسولؐ

مولفہ

حضرت مولٰنا ابوالفتح سید نصرت تشریف اللّٰہی صاحب قبلہ

پیش کردہ

مہدویہ اسلامک سنٹر شکاگو

MICC

۱۲/ربیع الاوّل ۱۴۱۶ھ م Aug. 9, 1995

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حَامِداً وَ مُصَلِّیاً و تَسلِیما

**اطاعتِ رسولؐ** :۔ افضل المرسلین خاتم النبین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت (فرمانبرداری) اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکم سے فرض ہے اوراس سے روگردانی کفر۔قرآنِ مجید میں کئی مقامات پراس کی صراحت کی گئی ہے مثلاً ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:۔

قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰه وَ الرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْ فَاِنَّ اللّٰه لا یُحِبُّ الْکَافِرِیْن (آل عمران)

ترجمہ:۔ کہہ دو کہ اللہ کی اطاعت اوررسولؐ کی اطاعت کرو۔اگر وہ منھ پھیرلیں تو بے شک اللہ کافروں کو دوست نہیں رکھتا۔

(۲) وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰه وَرَسُوْلَهٗ یُدْ خِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِی مِنْ تَحْتِهَاالْاَنْهارُ وَمَنْ یَّتَوَلَّ یُعَذِّبْهُ عَذاباً اَلِیْماً۔

ترجمہ:۔ جواللہ اوراس کے رسولؐ کی اطاعت کرتا ہے اللہ اس کوایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور جو روگردانی کرے گا اس کو دردناک عذات دے گا۔

قرآنِ مجید نے یہ بھی واضح کردیا ہے کہ اس دنیا میں اللہ کی اطاعت اس کے رسولؐ کی اطاعت میں مضمر ہے بلکہ اطاعت رسولؐ ہی اطاعتِ خدا ہے۔

(۳) مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فقد اَطَاعَ اللّٰه وَمَنْ تَوَلّٰی فَما اَرْسَلْنٰاکَ عَلَیْهِمْ حَفِیْظاً۔

ترجمہ:۔ جو رسولؐ کی اطاعت کرتا ہے پس اُس نے اللہ کی اطاعت کی اور جو روگردانی کرے گا تو (اے رسولؐ) اللہ نے تمہیں اُن پر محافظ بنا کر نہیں بھیجا۔

اس اعتبار سے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر ارشاد اور ہر حکم آپؐ کی اُمت کے لئے واجب الایمان اورواجب التعمیل ہے۔ اس بارے میں کوئی اختلاف رائے ہے نہ اس کی گنجائش۔

**مخبر صادق**: تاہم آپؐ نے اپنے بعد کے دَور سے متعلق اُمّت کو جن امور سے آگاہ فرمایا اور جو احکام دیئے ان کے بارے میں احادیث کی کثرت اوراختلافات کی وجہ کچھ شبہات اور غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں بلکہ پیشین گوئیوں سے متعلق احادیث کو بعض لوگ قابل تعمیل نہیں سمجھتے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے کہ:۔ مَااٰتَاکم الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَانَهٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا۔

(ترجمہ:۔رسولؐ تمہیں جو بھی دیں اخذ کرلو اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو۔)

اور پھر جملہ احادیثِ صحیحہ کا تعلق اللہ تعالیٰ کی تعلیم ہی سے ہے۔چنانچہ قرآنِ مجید شاہد ہے کہ۔ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی اِنْ هُوَاِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی الخ۔(ترجمہ:۔محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جو بولتے ہیں اپنی طرف سے نہیں بولتے وہی بولتے ہیں جو اُن کو وحی کی جاتی ہے۔) وَمَا یَنْطِقُ کے الفاظ عمومیتِ تامّہ کا مفہوم رکھتے ہیں اس لئے آنحضرتؐ کی زبانِ مبارک سے نکلی ہوئی ہر بات واجب

التعمیل ہے خواہ وہ آیاتِ قرآنی ہوں یا احادیثِ شریفہ جن کی سند آنحضرتؐ کی طرف صحیح ہو۔

اللہ تعالیٰ کے علم میں تھا کہ خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد اُمّتِ محمدیہؐ کو قیامت تک ایک طویل زمانہ طے کرنا ہے اس لئے اُس علیم و حکیم ازلی نے اپنے دو خلیفوں مہدیٔ موعودؑ اور عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت مقدّر فرمائی تا کہ اُس کی نازل کی ہوئی آخری کتاب اور اس کے بھیجے ہوئے آخری صاحبِ کتاب رسول صلعم کے اتباع کی صحیح رہنمائی اپنے اپنے زمانے میں کریں۔ اسی لئے آنحضرتؐ نے اپنے بعد جس خلیفۃ اللہ کی بعثت کی بشارت دی اُسے ''مہدی'' کے لقب سے متعارف فرمایا اور اُمّت کو صراحتوں اور تاکیدات کے ساتھ اِس بعثت سے آگاہ فرمایا۔ ان احادیث میں مہدیٔ موعود علیہ السلام کی خصوصیات، مراتب، بعثت کا زمانہ، بعثت کے وقت کے علائم و آثار بیان فرمائے ہیں۔

احادیثِ بعثتِ مہدیؑ میں جو اختلاف پایا جاتا ہے وہ صرف علامات کے بارے میں ہے لیکن سب احادیثِ شریفہ اِس امر میں متفق اور متحد المعنی ہیں کہ مہدیؑ کی بعثت ہوگی اسی لئے اکابر علمائے متقدمین نے اِن سب احادیثِ صحیحہ کے قدرِ مشترک کے طور پر دو امور کا بحیثیت تواتر معنوی استنباط کیا ہے۔ ایک یہ کہ امام مہدیٔ موعودؑ کی بعثت ضروریات دین سے ہے دوسرا یہ کہ مہدیٔ موعود بنی فاطمہؓ سے ہوں گے۔ ذیل میں چند احادیث شریفہ درج کی جاتی ہیں۔

**بعثتِ مہدیٔ موعود کی خبر:۔** قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم کیف تھلک اُمّۃ انا فی اوّلھا والمھدی فی وسطھا والمسیح فی اٰخرھا الخ (رواہ زرین) (ترجمہ:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ اُمت کیسے ہلاک ہوگی جس کے آغاز پر میں ہوں اور مہدیؑ اُس کے وسط میں ہیں اور عیسیٰؑ اس کے آخر میں ہیں۔) صاحب مرقاۃ نے اس کی شرح میں لکھا ہے کہ اس حدیث کی جو سند ہے ایسی سند کو سونے کی زنجیر کہا جاتا ہے۔ یہ حدیث اشعۃ اللمعات جلد (۴) میں زرین سے اور مسند امام احمد بن حنبلؒ میں عبداللہ ابن عباسؓ سے اور کنزل العمال میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اور مشکوٰۃ میں باختلاف الفاظ مروی ہے۔ اِس حدیث شریفہ میں مہدیٔ موعودؑ کے دافعِ ہلاکتِ اُمت ہونے کی خبر دی گئی ہے۔ آپ کی بعثت کا زمانہ معلوم ہو رہا ہے اور مہدیؑ و عیسیٰؑ ایک ہونے یا ایک زمانہ میں ہونے اور ایک دوسرے کی اقتداء کرنے کے نظریہ کی نفی بھی ہو رہی ہے۔

خبر متواتر:۔ امام ابوداؤد نے یہ روایت کی ہے:۔ عَنْ امّ سلمۃؓ قالت سمعت رسول اللّٰہؐ یقول المھدی من عترتی من ولد فاطمۃؓ (ترجمہ:۔ اُمّ سلمہؓ فرماتی ہیں میں نے رسول اللہؐ سے سنا ہے کہ مہدیؑ میری عترت یعنی اولاد فاطمہؓ سے ہے)۔ آنحضرتؐ نے اس حدیث میں مہدیٔ موعودؑ کے اپنی عترت سے ہونے کی جو خبر دی ہے، وہ متواتر بالمعنی تسلیم کی گئی ہے کیوں کہ انہی معنوں کی حامل اور کئی متواتر اور مستفیض احادیث مروی ہیں جیسا کہ کئی محدثین نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے چنانچہ امام محمد بن احمد الانصاری نے ''تذکرۃ القرطبی''، میں، شیخ ابن حجر الہیتمی نے ''القول المختصر فی علامات مہدی المنتظر''، میں، شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے ''المعات شرح مشکوٰۃ''، میں یہی لکھا ہے۔ محدثین کا یہ مسلمہ ضابطہ ہے کہ حدیث متواتر سے علم یقینی حاصل ہوتا ہے علامہ نظام الدین

شاشی ''اصول الشاشی'' میں لکھتے ہیں کہ ثم المتواتر یوجب العلم القطعی ویکون ردّۃ کفراً (ترجمہ:۔پھر متواتر موجب علم قطعی ہے اور اس کا رد کرنا کفر ہے۔)

**وعدۂ بعثت:۔** حافظ ابونعیم نے حذیفہؓ سے روایت کی ہے کہ:۔قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم لو لم یبق من الدّنیا الایوم واحد یبعث اللّٰہ فیہ رجلاً اسمہ اسمی و خلقہ خلقی یکنی اباعبداللّٰہ (ترجمہ:۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا ہے اگر دنیا کا ایک دن بھی باقی رہے گا تو اللہ تعالیٰ ایک ایسے شخص کو پیدا کرے گا جو میرا ہمنام ہوگا اور اس کا خلق میرا اخلق ہوگا ابوعبداللہ کنیت کریگا)۔اس حدیث سے بعثتِ مہدیٔ موعودؑ کا ضروری ولازمی ہونا ظاہر ہے اسی ضرورت پر دلالت کرنے والی احادیث امام بیہقی نے حضرت علیؓ سے، امام ترمذی نے ابوہریرہؓ سے، حافظ ابونعیم نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے، امام احمد نے ابوسعید خدریؓ سے روایت کی ہیں۔ یہاں ابوعبداللہ کنیت کرنے کا ذکر ہے۔ دیگر احادیث میں وارد ہے کہ اس کا نام میرا نام اور اس کے والد کا نام میرے والد کا نام ہوگا۔خُلقہ خُلقی یعنی میرا اہم خلق ہوگا۔کی شرح اس حدیث شریفہ سے ہوتی ہے جس میں آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ المھدی منّی یقفوا اثری و لا یخطی یعنی مہدیؑ مجھ سے ہیں میرے نقشِ قدم پر چلیں گے خطا نہ کریں گے۔صداقتِ مہدیٔ موعود کی یہی سب سے اہم نشانی ہے کیونکہ بے خطا اتباعِ رسولؐ ہر کس وناکس کے بس کی بات نہیں۔اللہ تعالیٰ سے تعلیم و ہدایت کے بغیر رسول اللہؐ کے اتباع تام کا دعویٰ کرنا ناممکن ہے شیخ اکبر محی الدین ابن عربیؒ نے فتوحاتِ مکیہ کے باب (۳۶۶) میں لکھا ہے کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی امام کی نسبت یہ نہیں فرمایا کہ وہ میرے بعد وارث ہوگا۔اور میرے نقشِ قدم پر چلے گا اور خطا نہیں کرے گا۔ یہ خاص مہدیؑ کے بارے میں فرمایا ہے''۔

**حکمِ بیعت:۔** محدث حاکم، ابن ماجہ اور ابونعیم نے روایت کی ہے کہ:۔

عن ثوبانؓ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم یقتتل عند کنزکم ثلاثۃ کلھم ابن خلیفۃ لا یصیر الٰی واحدٍ منھم ثم تطلع الرّایات من قبل المشرق فیقتلونکم قتلا لم یقتلہ قوم ثم یحییٔ خلیفۃ اللّٰہ المھدی ۔ (ترجمہ:۔ثوبان کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے خزانہ کے پاس تین آدمی جو خلیفہ کی اولاد سے ہوں گے جھگڑیں گے لیکن ایک بھی اُس پر قابض نہ ہوسکے گا۔پھر اُس کے بعد مشرق کی طرف سے جھنڈیاں نمودار ہوں گی پس وہ لوگ تم کو ایسا قتل کریں گے کہ اب تک کسی قوم نے ایسا قتل نہ کیا ہوگا۔پھر اس کے بعد اللہ کے خلیفہ مہدیؑ آئیں گے جب تم کو مہدیؑ کی خبر ملے تو ان کے پاس جاؤ اور ان سے بیعت کرو اگرچہ تم کو برف پر سے رینگتے ہوئے جانا پڑے کیونکہ وہ اللہ کے خلیفہ مہدیؑ ہیں)۔آنحضرتؐ نے اس حدیثِ شریفہ میں مہدیٔ موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کرنے کا حکم دیا ہے۔اور وجہ یہ فرمائی ہے کہ وہ اللہ کے خلیفہ ہیں۔ پھر تاکید اس قدر فرمائی ہے کہ برف پر سے رینگتے ہوئے چلنا پڑے۔تب بھی جاؤ۔ یعنے طبعی رکاوٹوں کو عبور کر کے جانے کا حکم دیا گیا ہے لہٰذا اس تاکیدی حکم کی تعمیل ظہورِ مہدیٔ موعود علیہ السلام کے بعد اطاعتِ رسولؐ کا جزو لاینفک بن جاتی ہے۔اور آپ کی اُمت کے حق

میں وصیتِ رسولؐ کا درجہ رکھتی ہے۔

**بعثتِ مہدیؑ موعودؑ:**۔ اِن چند احادیث شریفہ کی روشنی میں ہم امامنا وسیدنا حضرت سید محمد مہدیؑ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت اور دعوۃ الی اللہ کا جائزہ لیتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ وہ ساری خصوصیات اور علائم و آثار جو اِن احادیث میں بیان فرمائی گئی ہیں آپ کی ذات اقدس میں موجود ہیں۔ آپ ۱۴/ جمادی الاول ۸۴۷ھ کو ہندوستان کے شہر جونپور میں تولد ہوئے جو اس دور میں مشرق کا زبردست مرکز علومِ اسلامی تھا۔ آپ کا عترت رسولؐ اور اولادِ فاطمہؓ سے ہونا تمام مورخین کا مسلمہ ہے اس طرح علاماتِ مہدیؑ موعود میں جو علامت خبر متواتر المعنی سے قطعی اور یقینی ہے وہ آپ کو قدرت نے ودیعت کی تھی۔ والد ماجد کا اسم گرامی سید عبداللہ اور والدہ ماجدہ کا اسم گرامی بی بی آمنہؓ تھا۔ سات سال کی عمر میں قرآنِ مجید حفظ فرمالیا، بارہ سال کی عمر میں علوم رسمیہ کی تکمیل فرمائی۔ آپ کو ''اسد العلماء'' اور ''سید الولیاء'' کے القاب سے یاد کیا جانے لگا۔ چالیس سال کی عمر میں وطن سے ہجرت فرمائی ہندوستان کے مختلف علاقوں میں بندگانِ خدا کو احیاء شریعتِ محمدیؐ کا پیغام دیتے ہوئے اور فیضانِ ولایت محمدیؐ سے مستفیض کرتے ہوئے عرب تشریف لے گئے۔ ۹۰۱ھ میں حج کے بعد رکن ومقام کے درمیان بحکمِ خدا اپنے مہدیؑ موعود ہونے کا اعلان فرمایا بیشمار افراد نے بیعت وتصدیق کی۔ پھر ہندوستان تشریف لائے اور ۹۰۳ھ میں احمد آباد میں دعویٰ مہدیت فرمایا۔ یہاں بھی ہزارہا افراد تصدیق سے مشرف ہوئے، ۹۰۵ھ میں گجرات کے مقام بڑلی میں دعویٰ موکدہ فرمایا۔ اس کے بعد گجرات میں ہزارہا لوگ بیعت وتصدیق سے مشرف ہوئے۔ یہاں سے اپنے متبعین کے ساتھ خلق کو دعوت الی اللہ دیتے ہوئے سندھ سے گزر کر فراح (موجودہ افغانستان) تشریف لے گئے اہل خراسان و بادشاہِ خراسان مرزا حسین چنتائی آپؑ کی تصدیق سے مشرف ہوئے۔ آپؑ نے ۱۹/ ذیقعدہ ۹۱۰ھ کو فرح میں وصال فرمایا۔

تابع تام رسول اللہؐ:۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ خود امامنا مہدیؑ موعود علیہ السلام نے اپنے دعویٰ مہدیت کے ثبوت میں کیا پیش فرمایا۔ تاریخ بتاتی ہے کہ دعویٰ مہدیت کے آغاز سے وصالِ مبارک تک آپؑ نے اتباعِ کلام اللہ اور اتباعِ رسول اللہؐ ہی کو اپنے دعوے کی صداقت کے ثبوت میں پیش فرمایا۔ چنانچہ آپ ارشاد فرمتے ہیں کہ اگر کسے خواہد کہ صدق مارا معلوم کند باید کہ از کلامِ خدا و اتباعِ رسول اللہؐ در احوال و اعمال ما بجوید وفہم کند کما قال اللہ تعالیٰ قُلْ هٰذِهٖ سَبِیْلِیْۤ اَدْعُوْۤا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِیْرَةٍ اَنَا وَ مَنِ اتَّبَعَنِیْ وَ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَ مَاۤ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ (یوسف) (ترجمہ:۔ اگر کوئی ہمارے دعویٰ مہدیت کی صداقت معلوم کرنا چاہتا ہے تو اس کو چاہیئے کہ کلامِ خدا اور اتباع رسولِ خداؐ کے معیار پر ہمارے احوال اور اعمال میں جستجو کرے اور سمجھے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، کہو (اے محمدؐ) یہ میرا راستہ ہے میں اللہ کی طرف بصیرت پر بلاتا ہوں اور وہ بھی بلائے گا جو میرا تابع ہے سبحان اللہ میں مشرکین سے نہیں ہوں'')۔ یہ بجائے خود ایک اعجازِ عظیم ہے اور مہدیؑ موعودؑ کی اس مرتبت کا مظہر ہے۔ جو رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ میرے نقش قدم پر چلے گا اور خطا نہ کریگا۔ جب امامنا علیہ السلام نے خود ہی اپنی صداقت کے گواہ کے طور پر قرآن اور اتباع رسول اللہؐ کو پیش فرمایا ہے تو اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ آپ نے کتاب وسنت کی کیسی بے خطا پیروی کی ہوگی۔ ہندوستان، عرب اور

افغانستان میں ہزارہا طالبانِ حق نے اور پھر علماء وامراوسلاطین نے جو آپؑ کی تصدیق کی اس دعوے کی تحقیق اور اس پر اطمینان کامل حاصل ہونے کے بعد ہی کی ہے۔ آپؑ کے اخلاقِ حسنہ کے تعلق سے نہ صرف مہدوی سیرت نگاروں نے بلکہ دیگر مورخین وعلماء نے بیان کیا ہے کہ اسوہ حسنہ محمدیؐ کے عین مطابق تھے اور یہی اخلاقِ حمیدہ آپؑ کی صداقت کیلئے حجت قاطعہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ آپؑ کی تعلیمات سب کی سب عشق ومحبتِ الٰہی اور طلب دیدار خدائے تعالیٰ سے تعلق رکھتی ہے اور تمام کی تمام قرآنِ مجید کے مطابق ہیں آپؑ کی ذات بہ حکمِ خدائی معجزات ظہور میں آئے لیکن آپؑ کے بیانِ قرآن کو جو کاشفِ حقائق ومعانی ہوتا تھا آپؑ کا سب سے بڑا معجزہ تسلیم کیا گیا ہے۔

مختصر یہ کہ امامنا علیہ السلام کے دعویٔ مہدیت کی بنیادی دلیل بے خطا اتباعِ خدا اور اتباع رسولِ خداؐ ہے اس لئے اطاعتِ حکامِ رسولؐ کا تقاضا ہے کہ متلاشیانِ حق وصداقت امامنا علیہ السلام کی پوری حیات طیبہ کا قرآن اور اتباع رسولؐ کی روشنی میں مطالعہ اور تحقیق کریں۔ آپؑ کی دعوتِ بصیرۃ ہر انسان کو طلبِ مولیٰ کی سمت ایک عظیم دعوتِ فکر اور دعوتِ عمل دیتی ہے۔

یٰقَوْمَنَآ اَجِیْبُوْا دَاعِیَ اللّٰہِ وَاٰمِنُوْا بِہٖ یَغْفِرْلَکُمْ مِنْ ذُنُوْبِکُمْ وَیَجِرکم مِنْ عَذَابٍ اَلِیم ٥ (الاحقاف)

(ترجمہ:۔ اے بھائیو اللہ کی طرف بُلانے والے کا کہا مانو اور اس پر ایمان لے آؤ اللہ تمہارے گناہ معاف کردیگا۔ اور تم کو عذابِ دردناک سے محفوظ رکھے گا۔)

### اس مضمون کی ترتیب میں اِن تالیفات سے مدد لی گئی

(۱) ''عقیدۂ بعثت مہدیٔ موعودؑ احادیثِ شریفہ کی روشنی میں'' سونیر (souvenir) مہدویہ روشن پارٹی چن پٹن ۱۳۹۴ء نیز حضرت اسعد العلماء مولٰنا ابوسعید سید محمود صاحب رحمتہ اللہ علیہ۔

(۲) ''بعثتِ مہدیؑ احادیث کی روشنی میں'' شائع کردہ مرکزی انجمنِ مہدویہ چنچل گوڑہ ۱۴۰۴ھ از حضرت افضل العلماء مولٰنا سید نجم الدین صاحب مدظلہم۔

(۳) ''مغیبات'' شائع کردہ دائرۃ البصائر ۱۴۰۳ھ از حضرت اسعد العلماء مولٰنا ابوسعید سید محمود صاحب رحمتہ اللہ علیہ۔